



سوال

(330) نماز عید کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نماز عید کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

میری رائے میں نماز عید فرض عین ہے، لہذا مردوں کو نماز عید قطعاً نہیں چھوڑنی چاہیے بلکہ ضرور ادا کرنی چاہیے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حکم دیا ہے یہی نہیں بلکہ آپ نے پردہ نشین عورتوں کو بھی نماز عید کے لیے باہر نکلنے کا حکم دیا ہے مزید برآں آپ نے حاضرہ عورتوں کو بھی (عید کی دعا میں شرکت کے لیے) نکلنے کا حکم مرحمت فرمایا ہے، البتہ وہ عید گاہ سے الگ تھک رہیں گی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز عید کی بہت زیادہ تاکید ہے۔ میں نے جو یہ کہا ہے کہ نماز عید فرض عین ہے تو یہی قول راجح ہے اور اسی کو شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اختیار فرمایا ہے۔ لیکن یہ نماز جمعہ کی طرح ہے، جب فوت ہو جائے، تو اس کی قضا ادا نہیں کی جائے گی کیونکہ اس کی وجوب قضا کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ اور اس کے بدلے کوئی نماز نہ پڑھی جائے، البتہ نماز جمعہ جب فوت ہو جائے تو اس کے بدلے نماز ظہر ادا کرنا واجب ہے کیونکہ وہ نماز ظہر کا وقت ہوتا ہے لیکن نماز عید کے فوت ہو جانے کی صورت میں اس کی قضا نہیں ہے۔

میری مسلمان بھائیوں کو نصیحت یہ ہے کہ وہ اللہ عزوجل سے ڈریں اور اس نماز کو قائم کریں جو خیر اور دعا پر مشتمل ہو کرتی ہے اور اس نماز کے موقع پر لوگوں سے ملنے اور ان سے الفت و محبت کے ساتھ پیش آنے کا موقع بھی ملتا ہے۔ اگر لوگوں کو لہو و لعب پر مبنی کسی اجتماع کی طرف دعوت دی جائے، تو وہ اس میں بڑے ذوق و شوق کے ساتھ شرکت کے لئے نکل پڑتے ہیں، جب کہ اس نماز میں شرکت کی دعوت تو خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے اور اس سے انہیں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی طرف سے وہ اجر و ثواب بھی ملتا ہے جس کا اس نے وعدہ فرمایا ہے۔ عورتوں کے لیے واجب ہے کہ وہ جب اس نماز کے لیے آئیں، تو مردوں کی جگہ سے دور رہیں، مردوں سے دور مسجد کے کسی کنارے میں چلی جائیں اور زیب و زینت خوشبو وغیرہ کا استعمال نہ کریں اور اظہار حسن و جمال بھی نہ کریں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عورتوں کو عید کے لیے نکلنے کا حکم دیا تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! جب ہم میں سے کسی کے پاس اوڑھنی نہ ہو تو وہ کیا کرے! آپ نے فرمایا:

((لَتَلْبَسْنَهَا اُخْتًا مِنْ جَلْبَابًا)) (صحیح البخاری، الحیض، باب شہود الحائض العیدین ودعوة المسلمین... ح: ۳۲۳ و صحیح مسلم، صلاة العیدین، باب ذکر اہاجہ خروج النساء فی العیدین، ح:

۸۹۰ (۱۲) واللفظ لہ۔)



”اس کی بہن اسے اپنی اورٹھنی پہنا دے۔“

یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ عورت کو پردے کے اہتمام کے ساتھ عید گاہ جانا چاہیے کیونکہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ پوچھا گیا کہ اگر کسی عورت کے پاس جلاباب نہ ہو تو آپ نے جواب میں یہ نہیں فرمایا کہ وہ مقدور بھر پردے کے ساتھ نکلے بلکہ آپ نے یہ فرمایا: ”اس کی بہن اسے اپنا جلاباب پہنا دے۔“

نماز عید پڑھانے والے امام کو چاہیے کہ مردوں کو خطبہ دینے کے بعد عورتوں کو بھی بطور خاص خطبہ دے، بشرطیکہ انہوں نے مردوں کا خطبہ نہ سنا ہو اور اگر انہوں نے مردوں کا خطبہ سن لیا ہو تو ان کے لیے بھی وہی خطبہ کافی ہے، البتہ زیادہ بہتر یہ ہے کہ اس صورت میں خطبہ کے آخر میں عورتوں سے متعلق خاص احکام بیان کیے جائیں اور انہیں وعظ و نصیحت کی جائے جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے موقع پر مردوں سے خطاب فرمانے کے بعد عورتوں کی طرف توجہ مبذول فرمائی تھی اور انہیں بھی وعظ و نصیحت فرمائی تھی۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل : صفحہ 327

محدث فتویٰ